9446 - تین برس تك غسل جنابت كيے بغير ہی نماز ادا كرتا رہا

سوال

جب ميں بالغ ہوا اور مجھے احتلام ہونے لگا تو مجھے غسل فرض ہونے كا علم نہيں تھا، چنانچہ ميں تين برس تك اسی حالت ميں رہا، اور تين برس كے بعد مجھے غسل فرض ہونے كا علم ہوا، ميرا سوال يہ ہے كہ:
اس مدت كے درميان بغير غسل كيے ادا كردہ نمازوں كا مجھے كيا كرنا ہو گا، كيا ميرے ذمہ ان كی قضاء ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب بھی آپ اپنے لباس پر منی لگی ہوئی پائيں تو آپ كے ليے غسل كرنا واجب ہو گا، چاہے آپ كو احتلام ياد نہ بھی ہو، اس ليے جب مسلمان نيند سے بيدار ہو اور اپنے لباس يا جسم يا ران وغيرہ پر نمی كے آثار پائے تو اس پر غسل كرنا واجب ہے، چاہے اسے ياد نہ بھی ہو كہ اسے نيند ميں احتلام ہوا ہے اس كے ليے غسل كرنا ضروری ہے، كيونكہ منی كے نكلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے اسے نيند ميں احتلام ياد ہو يا نہ.

ليكن اگر اسے نيند ميں احتلام ہونا ياد ہو اور اس سے كوئی چيز خارج نہ ہوئی ہو، مثلا اگر آپ يہ كہيں كہ مجھے نيند ميں احتلام ہوا تھا وہ اس طرح كہ كسی عورت كے ساتھ نيند ميں جماع كيا، ليكن بيدار ہونے كے بعد آپ كو منی كے كوئی آثار نہ ملے نہ تو لباس ميں اور نہ ہی بدن پر اور نہ ہی سونے والی جگہ پر تو كيا پھر بھی غسل واجب ہو گا ؟

اس كا جواب يہ ہے كہ جب منی كے آثار نہيں ہيں تو اس صورت ميں غسل واجب نہيں ہو گا، اگرچہ آپ نے خواب ديكھا ہو، كيونكہ غسل تو منی خارج ہونے كی صورت ميں واجب ہوتا ہے.

ليكن آپ كا يہ كہنا كہ آپ تين برس تك غسل جنابت كيے بغير ہی نمازيں ادا كرتے رہے ہيں، اس سلسلہ ميں آپ اور آپ جيسے افراد پر واجب ہے كہ اس كے متعلق آپ كسی سے پوچھ ليتے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا ارشاد ہے:

اگر تمہيں علم نہيں تو اہل علم سے دريافت كر ليا كروالنحل (43)

اللہ تعالی كے ہاں آپ معذور نہيں اور نہ ہی آپ كے پاس كوئی عذر ہے كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ كو صحت و عافيت سے نواز ركھا ہے، اور آپ كو صحت بھی دی ہے، اور آپ كو حكم ديا ہے كہ آپ اہل علم سے سوال كريں اس

لیے آپ کے لیے بغیر علم کے جہالت میں ہی اللہ تعالی کی عبادت کرنی جائز نہیں، کیونکہ جہالت و گمراہی میں رہ کر عبادت کرنا تو عیسائیوں کا طریقہ ہے.

کیا آپ نے سورۃ الفاتحہ کا مطالعہ نہیں کیا، اور کیا آپ روزانہ نماز میں یہ آیت نہیں پڑھتے:

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین الفاتحة (6 ـ 7).

اے اللہ ہمیں صراط مستقیم دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ دکھانا.

چنانچہ یہاں مغضوب علیھم یعنی جن پر اللہ تعالی کا غضب ہوا اس سے مراد یہودی ہیں جن کے پاس علم تو تھا لیکن وہ اس پر عمل نہیں کرتے تھے، اور الضالین یعنی گمراہوں سے مراد عیسائي ہیں، جو جہالت اور گمراہی کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کرتے تھے.

چنانچہ مسلمان شخص بھی جب ایسی طرح جہالت اور گمراہی میں رہ کر عبادت کرے گا تو وہ گمراہوں میں سے ہے.

بعض علماء کرام کا کہنا ہے: ہمارے علماء میں سے جو بھی فاسد اور خراب ہو جائے اس میں یہودیوں کی مشابہت ہے، اور ہماری عابد لوگوں میں سے جو کوئی بھی گمراہ و فاسد اور خراب ہو جائے اس میں عیسائیوں کی مشابھت پائی جاتی ہے.

آپ کو اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے کثرت سے نوافل ادا کرنے چاہیں، بلکہ بعض علماء کرام تو آپ پر ان تین برس کی نمازوں کی قضاء لازم قرار دیتے ہیں، لیکن جب یہ سب کچھ جہالت کی بنا پر ہوا اور ان نمازوں کی تعداد بھی زیادہ ہے تو مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ آپ پر کوئی حرج نہیں لیکن آپ اس کمی کو دور کرنے کے لیے کثرت سے نوافل کی ادائیگی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر قضاء کرنی ممکن ہو تو ہرحال میں یہ متعین ہے، اور اگر آپ چاہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل ادا کریں، جیسا کہ اہل علم نے اس اختلافی مسئلہ میں جمع اور تطبیق کرتے ہوئے کہا ہے.

واللہ اعلم .